Registard L. No. 89

نور افشان

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا مین آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

(نمبر ۹) ہر ہفتہ بروز جمعہ شایع ہوتا ہی - یکم مارچ سنہ ۱۹۰۷ء جلد ۳۵

ایڈیٹوریل دفتر

جالندھر میں مسٹر گوکھلے کی تشریف آوری - یہان بھی بہت ہی جوش و خروش سے مسٹر گوکھلے کا استقبال ہوا - اسٹیشن پر دو بالہ سکول کی لڑکیان بھی جھنڈیان ہاتھوں میں لئے استقبال کے لئے موجود تھیں - اس میں شک نہیں کہ اس ملک میں ایک عظیم قومی جنبش پیدا ہو گئی ہے اور یہ جنبش روز بروز ترقی کرتی جاتی ہے - مسٹر موصوف کا لکچر ٹون ہال کے سامنے ایک بڑے مجمع کے روبرو ہوا - اس مجمع کے چیر مین راجہ سر ہرنام سنگھ صاحب تھے - آپ نے ایک موثر تقریر کے بعد مسٹر آنریبل گوکھلے کو پیش کیا - جنہون نے سرسری طور پر اپنے کل مقدمین کا تت پیش کر دیا - کچھ تو ملکی حالت پر کچھ ہندو مسلمانوں میں اتحاد کے بارہ میں - کچھ سودیشی پر بیان کیا - شام کو راجہ سر ہرنام سنگھ صاحب کے ساتھ تناول فرمایا اور ریسپشن میں کئی ایک رؤسا جالندھر کے ساتھ تعارف حاصل کیا ۔

ہمعصر پنجابی پر جو مقدمہ عرصہ سے دائر تھا - شنکروار کے روز اس کا فیصلہ ہو گیا - لالہ جسونت رائے صاحب منیجر کو دو برس قید با مشقت اور ایک ہزار روپیہ اور مسٹر اٹھاولے صاحب اوڈیٹر کو چھ مہینہ قید سخت اور پانچسو روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی - ہمارے خیال میں یہہ مقدمہ دائر ہی نہیں ہونا چاہئے تھا - اور جب اس کا فیصل ہوا تو اس قدر سخت سزا کا حکم بھی نافذ نہیں ہونا چاہئے تھا - کیونکہ جو کچھ انہون نے کیا پبلک کی خدمت جانکے کیا ممکن ہے کہ وہ غلطی پر تھے لیکن ہم یہ یقین نہیں کر سکتے کہ انکی دلی منشا یوروپین اور ہندوستانیوں میں عناد بڑھانا تھا - اس سزا کو لوگون نے بے اطمینانی کی نگاہ سے دیکھا ہے اور دونوں منیجر اور اڈیٹر شہیدوں کی طرح مانگے گئے ہیں اور اخبار کی اشاعت جہان تک ہمکو معلوم ہوا ہے دو چند ہو گئی ہے -

ہر دو صاحبان ضمانت پر رہا ہیں کہ ان کے ساتھ ہماری ہمدردی ہے لیکن ساتھ ہی یہ بھی صلاح دیتے ہیں کہ آیندہ زیادہ احتیاط سے ایسی خبرون کو درج اخبار کیا کریں جن سے لوگوں کے درمیان گورنمنٹ کی طرف سے بے اعتباری اور بدظنی پیدا ہوتی ہے ۔

گذرے سال ماہ نومبر میں سی ایم ایس کی جنرل کمیٹی نے سال گذشتہ کی نسبت امسال کے لئے ....۴۰ روپے زیادہ طلب کئے ہیں اور اپنی درخواست میں یہ لکھا کہ اگر یہ رقم ۳۱ مارچ سنہ ۱۹۰۷ء سے پیشتر نہ ملے تو بہت سے کام بند کر دئے جاینگے .... اسی کے متعلق الہ آباد ریلوے تھیٹر میں اس ماہ کے شروع میں ایک بھاری جلسہ ہوا جس کی غرض یہ تھی کہ ایک چرچ مشنری ایسوسی ایشن قایم کی جاوے جو اس ضلع کے تمام ہندوستانی مشنری کارگذاروں کی پرورش اپنے ذمہ اٹھالیوے اور ولایت کی کمیٹی ان کے خرچ سے سبکدوش ہو - بشپ آف لکھنؤ اس جلسے کے لیڈر تھے لوگ اس کثرت سے حاضر تھے کہ مشکل سے جگہ ملتی تھی - ہم بہت خوشی کے ساتھ یہ خبر دیتے ہیں کہ اس جلسہ میں ۵۰۰ روپیہ ماہوار کا وعدہ دیا گیا ہے - صرف تھوڑا ہی رہ گیا جس کا انتظام کرنا باقی ہے ۔

(مخزن مسیحی)

اڈیٹوریل و اڈیٹوریل نوٹس

مسٹر آنریبل گوکھلے کا استقبال لاہور میں

جس جوش و خروش اور تزک و احتشام کے ساتھ مسٹر موصوف کا استقبال لاہوریون اور طلبانے کیا وہ ہمارے خیال میں بمقابلہ اس شاہانہ جلوس کے جو بروقت آمد شاہزادہ ہوا تھا۔ اس سے کسی طرح بھی کم نہیں تھا کیونکہ اُس میں تو سرکار کا ہاتھ بھی شامل تھا لیکن اسمین پبلک نے خود بخود بلا تاکید غیری صرف حب الوطنی کے جوش کا اظہار ایسے عمدہ پیرایہ میں ادا کیا جو اپنے رنگ میں نرالا بلکہ فرد تھا۔ ریلوے اسٹیشن پر علاوہ بزرگ حضرات کے ایک خاصہ ہجوم طلبا کا باہر حاضر تھا۔ طلبا مختلف کالجوں کو اپریزنٹ کررہے تھے اور اپنے اپنے جدا رنگ کے جھنڈے ہاتھون میں لئے کھڑے تھے۔ جونہی مسٹر گوکھلے پلیٹ فارم سے باہر پہنچے اور انکا نظر آنا تھا کہ چارون طرف نعرہ ہائے خیر مقدم بلند ہوئے حتی کہ تمام جگہ کیبارگی گونج پڑی۔ پھولوں کی برکھانے مسٹر موصوف کو ہولی واُ اچھی طرح رنگ دیا۔ اور جب گاڑی پر سوار ہو کر چلنے کا عزم کیا تو ابھی تھوڑی دور جانا نہیں پایا تھا کہ طلباء نے گاڑی کو گھیر لیا اور جے جے کرتے ہوئے گھوڑوں کو علیحدہ کر کے خود آپ اُسکو کھینچنا شروع کردیا۔ جناب موصوف نے بہت اصرار کیا کہ ایسا نہ کیا جاوے لیکن ایسے ملکی سنیاسی کو دیکھکر جس نے اپنی زندگی ملک کی خدمت کے لئے وقف کر چھوڑی ہے وہ اپنے جوش کا اظہار کئے بغیر نہ رہ سکے۔ جس جس گلی میں سے ہو کر انکی سواری گذری کیا مرد اور کیا عورتین ان کے استقبال کو نکل پڑین اور جھروکون میں سے پھول برسائے۔ کہیں تو باجہ بجتا نظر آیا۔ کہین آتشبازی اور گولے اندازی ہوتی تھی۔ کہیں کہیں قالین اور شال وکالون پر سجائے ہوئے نظر پڑے اور کہیں کہیں آرایش کے پھاٹک بھی نصب کئے گئے تھے جنپر آؤ بھگت اور خیر مقدم کے تحسینی کلمے جلی قلم سے سنہری کاغذ ول پر لکھے ہوتے۔ کہین تو بندے ماترم کا نعرہ بلند ہوتا تھا۔ کہیں گوکھلے کی جے! جابجا جھنڈ ین بھی ہوا میں لہرا رہی تھیں۔

غرضیکہ تمام لاہور ایک جوبن کا سامان کئے اور تعطیلی لباس میں جشن کرتا ہوا نظر آیا+

مسٹر گوکھلے کی تقریر کے موقعہ پر قریباً ۲ ہزار آدمیون کا ہجوم تھا۔ ہمکو صرف ایک تقریر سننے کا موقعہ ملا جو موجودہ پولیٹیکل حالت ہند پر تھی آپ واقعی خوش تقریر ہین۔ جو فرماتے ہیں تاکید اور زور سے اور دلیل کے ساتھ۔ اور بڑی بات یہہ ہے کہ عنانِ اعتدال کو ہاتھ سے جانے نہیں دیتے الکانفس مضمون محض ملکی نہیں ہوتا بلکہ اخلاقی آپ لوگون پر انکی موجودہ کمزوریون اور کوتاہیوں کو ظاہر کرتے ہیں اور جتاتے ہین کہ جب تک یہہ نہ رفع کی جاوین قومی ترقی کا مرحلہ ابتک دور ہے ہندوؤن کی آبادی اس وقت ۲۰ کروڑ ہے لیکن تفریق بندیون اور ذات کی قیدنے اِس طاقت کو ایسا منتشر کر چھوڑا ہے۔ کہ بمقابلہ مسلمانون کے جنکی آبادی ۶ کروڑ کے ہے انکی طاقت کچھ نہیں ہے۔ علاوہ اس کے جنوبی ہندوستان ہی میں ۵ کڑور ہندو ایسے ہیں جنسے چھوتے تک کا پرہیز کیا جاتا ہے جب یہہ حال ہے تو ترقی کیسے ہو۔ انگریزون کی کل آبادی اس ملک میں ایک لاکھ پچاس ہزار ہے اب یہہ تعداد بمقابلہ ۳۰ کروڑ کل آبادی ہندوستان کچھ بھی مناسبت نہین رکھتی۔ یہہ یاد رکھنا چاہئے کہ اِس تعداد کے پیچھے نہ صرف سلطنت انگلیشیہ کا سہارا ہے بلکہ یہہ خود یگانگت اور اتفاق اور ایک جہتی کے رشتہ میں مضبوطی سے جکڑے ہوئے ہیں اور اس ۳۰ کروڑ آبادی میں شاذونادر ہی ۱۰۰۰۰ بھی ایسے نکلینگے جنہیں ملکی یا سوشل یا دینی اتحاد پایا جاوے جب یہہ حال ہے تو ہمکو اپنی نری لمبی تعداد ہی پر نازان نہیں ہونا چاہئے۔ ضروری ہے کہ ہم ملک میں اتفاق قایم کرین ضروری ہے کہ ہم اپنے ابنائے جنس کو انسانیت کی نگاہ سے دیکھیں اور گرے ہوؤں کو اٹھائیں۔ ضروری ہے کہ مسلمان اور ہندو آپس میں اخلاط کا زیادہ رشتہ قایم کرین لہذا قومی ترقی کی منزل طے کرنے کے لئے ہم دوسروں کی خدمت کرنے کے عادی ہوں ہم میں ایثار کی روح پائی جاوے۔ ضروری ہے کہ ہم اپنی صیرت وخصلت کو اعلی پایہ بنادیں۔ ہم دوسروں کی برداشت کرنا سیکھیں۔ اور جہانتک ہو سکے۔ حب الوطنی کے گڑ کو ایسا وسیع بنایا جاوے کہ جسمیں کسی خاص مذہب یا ملت کا پاس نہ ہو+

آنریبل گوکھلے کی لکھنؤ کی ویزٹ کے ایام

میں جو بریک فاسٹ وزلر ہوٹل میں انکی شان میں ہوا دعوت کے وقت تقریریں بھی ہوئیں جو تقریر نواب محسن الملک بہادر نے ملک معظم کا جام صحت تجویز کرتے وقت فرمائی اُس کے متعلق ہندوستانیون

میں جو ایک قسم کی بے چینی اور بے اطمینانی محسوس ہو رہی ہے آپنے جو فرمایا اس کو اخبار ہندوستانی مطبوعہ ۱۳ فروری سنہ رواں سے اشتیاق کرکے پیش کرتے ہیں۔" اس میں شک نہیں کہ تمام فرقے ہندوستان کے ہندو ہوں یا مسلمان سکھ ہوں یا مرہٹہ۔ پارسی ہوں یا بنگالی سب سچے دل سے اُس کی قدر کرتے اور اپنے بادشاہ سے سچی اور دلی محبت رکھتے اور اس سلطنت کے قایم رہنے اور اپنے بادشاہ کے خوش و تندرست رہنے کی دعا کرتے ہیں۔ یہہ سچ ہے کہ بعض حالات ایسے نظر آتے ہیں اور بعض خیالات ایسے ظاہر کئے جاتے ہیں جن سے ہمارے اس قول کی سچائی میں ناعاقبت بین کچھ شبہ کر سکتے ہیں اور ہندوستانیوں میں خصوصاً تعلیم یافتہ فرقوں میں ایک قسم کی بے چینی اور بے اطمینانی محسوس کرتے ہیں اور کبھی کبھی وہ بے چینی بدخواہی سے بھی تعبیر کیجاتی ہے بلکہ بعض شخصوں اور بعض فرقوں کی نسبت یہ خیال کیجاتا ہے کہ وہ تاج کے دشمن اور ہندوستان سے برٹش گورنمنٹ کے زوال کے خواہان ہیں مگر صاحبو یہ ایک نہایت ہی خام اور غلط خیال ہے اور صرف بیہودہ اوہام اور اصل واقعات کی بیخبری نے انکو پیدا کیا ہے۔ اور نہ صرف سلطنت کی بدخواہی نے بلکہ اُس کی خیرخواہی اور اس کے عدل اور انصاف نے اُن خواہشوں کو ظاہر کرنے کا موقعہ دیا ہے جنکو اہل ہند اپنا حق سمجھتے ہیں اور جن کے دینے کی امید خود سلطنت نے دلائی ہے۔ کیا کوئی شخص کہہ سکتا ہے کہ وہ حقوق جو تعلیم یافتہ فرقہ مانگتا ہے کبھی کسی فرقہ میں ہندوستانیوں کے اس کی خواہش پیدا ہوئی تھی یا کبھی وہ انکو زبان پر لا سکتے تھے اگر انکو پورا بھروسہ اپنے بادشاہ پر نہوتا یا کبھی وہ ایسے زمانہ میں اس کے مانگنے کی جرأت کر سکتے جبکہ خود انہیں کی سلطنت اور انہیں کا راج تھا۔ وہ حقوق نہ دل میں پیدا ہو سکتے تھے اور نہ کبھی انکا خیال دل میں آ سکتا تھا۔ اور نہ کبھی اُس کے مانگنے کی جرأت ہو سکتی تھی جب تک وہ آزادی انکو نہوتی جو گورنمنٹ نے دی ہے۔ اور وہ یقین اور اطمینان نہوتا جو اپنے شہنشاہ اور اس کی سلطنت کے پاک اور مقدس اصول پر ہے۔ کوئی شخص جسکو ذرہ بھی سمجھ ہوگی یہہ نہیں کہہ سکتا کہ ہندوستان میں جو موجودہ بے چینی پیدا ہو رہی ہے وہ بغاوت ہے یا انگریزی سلطنت کے درہم و برہم کرنے کی خواہش ہے۔ جاہل اور غیر تعلیم یافتہ لوگوں میں شاید کسی وجہ سے ایسی بیہودہ اور خطرناک خواہش پیدا ہو سکتی ہو مگر تعلیم اور عمدہ تعلیم ان غلط خیالات کے باطل اور دور کرنے والی ہے نہ کہ اس کی پیدا کرنے والی ہے۔ تعلیم ہی وہ چیز ہے جو واقعات کو اپنی اصل صورت میں دکھاتی ہے اور تعلیم ہی وہ آئینہ ہے جس میں حق و باطل اور نفع و ضرر اور خیرخواہی و بدخواہی کی شکل نظر آتی ہے۔ تعلیم یافتہ فرقہ سے بڑھکر کوئی اس سلطنت کے کانسٹیٹیوشن اور اس کے اصول اور اس کے عمدہ نتایج کی قدر نہیں کر سکتا نہ انکو سمجھ سکتا ہے۔ نہ انکی حمایت اور سرپرستی سے اپنے آپ کو جدا رکھنے کی خواہش کر سکتا ہے۔ تعلیم جسقدر زیادہ ہوتی جائیگی اُسی قدر برٹش سلطنت کی قدر اور اس کے قیام کی خواہش بڑھتی جاویگی۔ ہندوستان میں بدخواہی اور بغاوت کی نہ خواہش ہے نہ کسی فرقہ یا شخص کو اس کا خیال ہے۔ ہاں تعلیم نے حقوق طلب کرنیکی خواہش پیدا کردی ہے اور انکو خود سلطنت کے اصول نے اُس کے مانگنے اور زور سے مانگنے پر آمادہ کر دیا ہے۔ وغیرہ وغیرہ ......"

جو کچھ نواب صاحب نے اوپر بیان کیا ہے وہ بالکل صحیح ہے۔ اس ملک کے تعلیم یافتہ لوگ بدخواہ اور باغی نہیں ہیں بلکہ انکو برٹش سلطنت کے عدل اور انصاف اور نیک نیتی پر پورا پورا بھروسہ ہے۔ لیکن ساتھ ہی انہیں سلف ریسپکٹ بھی پیدا ہوتی جاتی ہے انہوں نے اپنا گرا ہوا پہلو دیکھ لیا ہے اور اب اٹھنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ انکو اپنی قوم کی کمزوریں نظر آنے لگی ہیں اور انکے رفع کرنے کی کوشش میں مصروف ہوئے ہیں۔ کون ایسا بدخواہ ہے جو ان نیک کوششوں پر انکی داد نہ دیگا؟

۱۴- فروری ۱۹۱۰ء کو ہماری بہن مسز محمد ذوالفقار علی صاحبہ نے اپنی چند ملاپ وار بہنوں مسز امراؤ سنگھ صاحبہ ۔ مسز شاہ دین صاحبہ مسز محمد شفیع صاحبہ ۔ مسز دوس محمد عمر صاحبہ ۔ مسز روشن لال صاحبہ و خاکسار وغیرہ بیبیوں کو اپنے ہاں مدعو کیا۔ اس دعوت میں میں نے بے انتہا خوشی اور دلی مسرت کے ساتھ یہ بات اپنی عمر میں پہلی دفعہ دیکھی کہ ایک نہایت معزز اور تعلیم یافتہ ہندو لیڈی نے مسلمان بہنوں کے ساتھ نہ صرف ایک دسترخوان پر کھانا کھایا بلکہ ایک مسلمان بہن کی رکابی میں ہم نوالہ و ہم پیالہ ہوئیں۔ کون شک کر سکتا ہے کہ ان کا یہ پسندیدہ طریق عمل ان ہزاروں لکچروں اور جلسوں سے بہت زیادہ موثر تھا۔ جو ہندو اور مسلمانوں میں اتفاق و اتحاد بڑھانے کے لئے آئے دن ہوتے رہتے ہیں۔ مسز رام لال صاحبہ نہایت روشن خیال اور خوش اخلاق لیڈی ہیں۔ میں نے انہیں

مسلمان بہنوں سے اِس محبت اور بے تکلفی سے ملتے دیکھا کہ وہ کسی طرح کسی دوسرے فریق کی بیٹی معلوم نہ ہوتی تھیں + وہ سب بیبیوں کو اپنی ظرافت خوش اخلاقی و شیرین بیانی سے بہت محظوظ فرماتی رہیں ؀ (تہذیب النسوان)

مراسلات

جناب ایڈیٹر صاحب تسلیم

آپ براے مہربانی کرکے ان چند سطور کو نُور افشان کے کسی گوشہ میں جگہ عنایت کرکے بندہ کو ممنون و مشکور فرمائیگا ؀

دورہ متعلق بھگواڑہ - یہہ شہر ریاست مہاراجہ صاحب کپورتھلہ کے علاقہ میں ہے پہلے اِس شہر میں منادی کرنے کی اجازت نہ تھی اور اگر کوئی شخص منادی کرنے کے واسطے جاتا تو اہل شہر شور و غل مچاتے اور پتھراو تک نوبت پہنچاتے اور منادی بچارا نہایت بدسلوکی اور بےعزتی سے واپس آتا تھا۔ لیکن جب پادری ایچ۔ گولکناتھ صاحب پہلور میں مشن کی طرف سے تعینات ہوئے تو صاحب موصوف نے اس جگہ میں بھی مشن کا کام کھولنے کا ارادہ کیا چنانچہ آپ نے ماہ جون سنہ ۱۹۰۱ء میں اِس شہر میں اپنا ایجنٹ بھیجنے اور اُس کے گرد نواح میں منادی کرنے کے لئے مہاراجہ کپورتھلہ کی خدمت میں اجازت کے لئے درخواست پیش کی۔ مہاراجہ صاحب نے درخواست منظور کرلی اور اجازت عطا فرمائی۔ اجازت نامہ جناب پادری صاحب کے پاس ماہ جون ۲۲ سنہ ۱۹۰۱ء میں پہنچا۔ ہم مہاراجہ صاحب کے اِس اجازت کے لئے تہ دل سے مشکور ہیں۔ صاحب موصوف نے چند عرصہ کے بعد اپنا کارندہ بھگواڑہ میں تعینات کردیا اور وہاں نیز خداوند کے کلام کی بشارت شروع ہوگئی اِس عاجز اور کمترین کارندہ نے خداوند کی مدد سے اور مسیحی محبت کے سبب سے جلد لوگوں کے دلوں میں گھر کرلیا اور بہت اشخاص خداوند کا کلام سننے کے لئے خود بخود کارندہ مذکور کے گھر پر آتے تھے اور بہت لوگ سوال و جواب کرکے اپنے اپنے شکوک رفع بھی کرتے تھے۔ لیکن تھوڑے عرصہ کے بعد پلیگ کے سبب سے یہہ شہر چھوڑنا پڑا۔ بعد ازاں پلیگ کے دور ہوتے ہی ایک اور کارندہ وہاں پر تعین کردیا گیا۔ اب وقتاً فوقتاً ہم میں سے کوئی نہ کوئی مذکورہ کارندہ کے ساتھ اِس علاقہ میں کام کے لئے جاتے ہیں اِس علاقہ میں ہندوؤں میں عموماً ویدانتی اور محمدیوں میں صوفی یا ہمہ اوست اصول کے ماننے والے لوگ زیادہ پائے جاتے ہیں۔ خداوند کے کلام کی بشارت ہر مذہب و ملت کے لوگوں میں دی جاتی ہے۔ لوگ نہایت شوق و ذوق سے خداوند کا کلام سنتے ہیں اِس شہر میں کئی مسیحی جلسے بھی کئے گئے روزمرہ کی بشارت اور جلسوں کی بدولت لوگوں کے خیالات بہت تبدیل ہوگئے۔ وہ جہالت اور تعصب کا پردہ جاتا رہا۔

اب پھر اِس ماہ میں کارندہ نے معہ دوسرے کارندہ کے اِس کے چند گاؤں میں دورہ کیا۔ جن جن دیہاتوں میں دورہ ہوا۔ بہت سے لوگ معہ اپنے عزت والے عہدہ داروں کے یعنے ذیلدار و نمبردار اور پٹواری وغیرہ کے خداوند کا کلام سننے کے لئے فراہم ہو جاتے اور نہایت توجہ سے خداوند کے گیتوں اور بھجنوں کو سنتے تھے۔ اور نجات کی خوشخبری پر خوب دھیان کرتے اور سوچتے تھے۔ اور اپنے شکوک رفع کرنے کے لئے سوال و جواب بھی کرتے تھے۔ مگر نہایت بردباری۔ تحمل اور سنجیدگی کے ساتھ۔ ان دیہاتوں میں بہت سے متلاشی ہیں۔ لیکن وہ دنیاوی رکاوٹوں سے گھیرے ہوئے ہیں جن کے سبب سے انکا نکلنا بہت مشکل معلوم ہوتا ہے +

ناظرین نور افشان کی خدمت میں التماس ہے کہ ہمارے ساتھ متفق ہوکر ان متلاشیوں کے حق میں دعا کریں کہ خداوند انکی دنیاوی رکاوٹوں کو دور کرے اور وہ خداوند مسیح پر ایمان لاکر ہمیشہ کی زندگی پاویں آمین۔

راقم

کارندہ از پہلور

تھانیسر میں سورج گرہن کا نہان اور انجیل کا بیان

(سلسلہ کے لئے دیکھو گذشتہ پرچہ صفحہ ۹ سے)

طریقہ سوم۔ میجک لنٹرن کے ذریعہ سے منادی ہوتی تھی۔ سب کام کرنے والے بازار میں ہوکر بلند آواز سے مسیحی بھجن گاتے بجاتے نکلتے تھے اور کسی کھلی ہوئی جگہ میں جاکر تصویریں دکھلاکر دو تین تصویروں پر ایک ایک بھائی اپنے اپنے ٹرن پر تصویر کا بیان اور قدرے نصیحت کرتا تھا اور درمیان میں بھجن بھی گاتے تھے۔ تصویروں کے انتظام میں زیادہ حصہ ایس پی جی مشن کرنال کے جناب پادری گرے برٹن صاحب نے لیا۔

اب ہم اپنے ناظرین کو ۱۴ تاریخ سورج گرہن کے وقت کا نظارہ دکھانا اور سنانا چاہتے ہیں

گرہن قریب دس بجے کے شروع ہوا۔ اس

وقت تین کام ہوتے تھے - ایک تو دینا - دوسرے لینا - تیسرے اشنان قریب دو میل تک لوگون کا اس قدر ازدحام تھا کہ نکلنا دشوار تھا - اِدھر تو آپس کی دھکم دھکا - اُدھر پولیس والوں کے دھکے اور ڈنڈے - پرجاتری لوگ کو کشٹ کا مہاتم حاصل کرنے کے خیال سے سب تکلیفون کو گوارہ کرتے تھے - کمترین بھی اپنے ایک نوجوان بنام بھائی ڈیسل نکرس کو ہمراہ لیکر اس نظارے کو دیکھنے گیا -

جب ہم تالاب کے کنارے کھڑے ہوئے تب کئی چیزون کی بربادی ہوتی ہوئی نظر آئی -

اول روحکی بربادی - مرد اور عورات جوان اور بڈھے گرتے پڑتے تالاب کے اندر داخل ہوتے تھو کہ پاپکا گرہن ہمسے ہٹ اور چھوٹ جائے - افسوس ایسے لوگون اور عقلوں پر جو پانی کے بنانیوالے کو چھوڑ کر اُسکی بنائی ہوئی چیزون پر مکتی کی آس لگا کر تکلیفون کا شکار بنتے ہیں -

دویم - عزت و حرمت کی بربادی - تعجب اور بڑے شرم کی جا اور بات ہے کہ ہزارون مستورات جو کسی غیر مرد کو اپنی ایک انگلی تک نہیں دکھا سکتیں - ایسے ایسے میلون میں آکر اپنا ہر ایک انگ ہزارون کے سامنے ننگا کرتی ہیں - ایسی میلا میں نہاتے وقت تالاب کے کنارے کئی انگریز صاحب اور اُن کی میم صاحبات اس تماشہ کو دیکھ رہے تھے اور انہوں نے اُسی حالت میں بہت سی مستورات کی تصویرین کھینچ لین اس بات کے معلوم کرنے سے ہمارے ملک کے نکتہ چین اور خاصکر ہندو صاحبان جو دوسرے ملکون کی حالت پر ٹھٹھہ کرتے ہیں غور کریں گے

سویم - چیزون کی بربادی مرد اور عورتین پانی کے اندر اور باہر روپیہ پیسہ - سونا اور چاندی پھل اور اناج موٹے تازے برہمنوں اور فقیرون کو دیتے تھے اور تالاب کے اندر بھی ڈالتے تھے کئی ہاتھی پن کے واسطے آئے تھے - بلکہ اکثر بعض بعض راجہ اپنی رانیوں کے ہموزن روپیہ تولکر پنڈتوں کو دیتے ہیں *

چہارم - جانون کی بربادی - اس تالاب میں بکثرت مچھلیان رہتی ہیں جبوقت لوگ کثرت کے ساتھ تالاب میں اشنان کرنے کو گھسے اسوقت ہمنے بچشم خود دیکھا کہ ہزاروں مچھلیونکی حالت اس کے مصداق تھی قہر درویش برجان درویش - ہزارون مچھلیان تالاب کے کنارے اوپر کو منہ پھاڑے گویا کوستی ہوئیں اپنا دم چھوڑ رہی تھین اے زبانی جمع خرچ کے مصداق ہندو صاحبو اس بات پر ذرہ سوچو -

پنجم - ہمنے تھانیسر کے پنڈتون اور برہمنوں کی نسبت سنا ہے کہ یہہ لوگ اس مفت کی کثیر دولت کو حاصل کرکے ہر طرح کی عیاشی اور بدچالی میں صرف کرتے ہیں *

اس بات پر پن کرنے والون کو خیال کرنا چاہئے ہم بخوف طوالت زیادہ حاشیہ نہیں چڑھا ینگے پر صرف اتنا کہتے ہیں کہ دان دینوالے اپنی دولت سے برائی کی گرم بازاری کراتے ہیں اور یون وہ خود برائی کرانے کے زیادہ حصہ دار ٹھہرتے ہیں -

اب ہم چار باتین اور بھی اس بیان کے اختتام پر ہدیہ ناظرین کرتے ہیں -

اول خدا کا شکر ہو کہ اگرچہ اس قدر خلقت موجود تھی - پر تو بھی کسی قسم کی بیماری وغیرہ نہ تھی -

دویم سرکاری انتظام نہایت عمدہ تھا - محکمہ پولیس اور ڈاکٹر لوگ بھی بہت تھے اور زیادہ تر ہم تھانیسر کے تحصیلدار گنیش سہائے صاحب کے حسن انتظام کے قایل ہیں - اور انکی محنت اور میلا کی تیاری اور کل خوبی کو بڑے زور کے ساتھ لائق تعریف کے تھا - صفائی - سڑکون کی درستی اور بازار میں دوکانون کی قطارین وغیرہ عمدہ قرینہ اور کشادگی کے ساتھ تھے -

سویم - ہم اپنے بزرگ جناب پادری کے - بی سرکار صاحب کے تہ دلسے مشکور ہیں - جنکو ہم سب کام کرنے والون کے کھانے پینے اور ہر ایک بات کی فکر رہی - ہر ایک چیز کے واسطے آپکی کوٹھی کے دروازے بکے واسطے کھلے تھے *

میں دلکی سچائی کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ پادری سرکار صاحب ایک سچے دوست دل اور مسیحی محبت سے بھرپور ہیں اور ایسی نے خدا نے ان کی خدمت میں اندر اور باہر انکو برکتین دی ہیں *

تھانیسر شہر میں مسٹر تلسی رام صاحب خداوند کے مبشر ہیں *

چہارم - آخری التماس اپنے ناظرین اور ہر ایک مسیحی سے یہہ ہے کہ -

اول - جو کچھ کام خداوند مسیح کے خادموں نے اس میلا میں کیا اس کو اپنی دعاؤں میں یاد فرمائیں *

دویم اس میلا میں بہت لوگ ایسے ملے جو پاک کلام کی باتوں اور تعلیمون کو سنکر قایل ہوئے اور دین عیسوی کی طرف مایل اور آنے کو تیار تھے اور علانیہ اظہار اور اقرار کرتے تھے - سو مہربانی کرکے ہر ایک عیسائی اپنے یہان کے لوگوں سے دریافت کرے کہ کیا وہ تھانیسر کے میلا میں گیا تھا - اور کیا مسیح کی بابت کچھ سنا تھا -

یوں آپ ان متلاشیوں کو تلاش کرین جنہوں نے تھانیسر کے میلہ میں انجیل سنی اور قایل ہوئے اگر کوئی ملے تو مہربانی کرکے ایک کارڈ کے ذریعہ جناب

ڈاکٹر ایم۔ بی۔ کارلیٹن صاحب سپاٹو کو اطلاع دیگر۔ کام کے خاتمہ پر اور روانگی کے روز پادری سرکار صاحب ہلوگون کو معہ ڈاکٹر کارلیٹن صاحب کے تھانیسر کے بن میں ایک عجیب کھجور کے درخت کو دکھلانے لے گئے +

اس درخت کی موٹائی آدھ گز ہوگی اور اونچائی تین گز ہے۔ لیکن تین گز کے اوپر جاکر بارہ تنے معہ شاخون کے ایسی خوبصورتی کے ہم قد نکلے ہیں کہ عقل حیران ہوتی ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جڑ سر ہے اور دہنے بائیں پنج انگشت ہاتھ ہیں اور درمیان میں دو پاؤں ہیں۔

ملاحظ فرمائے یوحنا کی انجیل ۱۵/۵ جڑ خداوند مسیح ہے اور بارہ شاخین اوس کے بارہ شاگرد ہین۔ جنکی بار آوری تمام دنیا کے لئے حیرت کا باعث ہے اس کے دیکھنے کے قبل اور بعد دریا سرستی دیکھا جس کے کنارے پر آسن جاکر اہل ہنود کے رشیوں نے چاروں وید رچے۔ اس وقت سرستی ندی بے آب ہے اور اس کا عرض ایک واجبی نالے کی برابر ہے۔

جب واپس آئے تب پادری سرکار صاحب کی جانب سے سب نے خوب چاء اور مٹھیائی کھائی پی بعد پادری مسیح چرن صاحب کی دعا کرنے اور گڈبائی کرکے وداع ہوئے +

راقـــــم

یسوع مسیح کا گواہ ایم سی نیوٹن گل۔ کوہ کسولی صدر بازار

غزل

علاج درد دل اپنا مسیحا تجسے کرواؤن
بیان کرنے میں اپنا حال تجسے میں شرماؤں

ریضان گناہون کا ہے نسخہ طب بیبل میں
میں خوبی اسکی لوگوں کو یہ مژدہ گا کے بتلاؤن
تیرا خون مقدس عرق اسوا سے بھی بڑھکر ہے
اسے پی حسن روحانی میں اپنا سبکو دکھلاؤن
مری صحت کو اے عیسیٰ کفارہ تیرا کافی ہے
حکم میں آپکا پیارے دل و جان سے بجالاؤن
تیرے فضلوں کا شاکر ہو گی دعا مقبول میری کر
میں تیرے نام سے عیسےٰ شجاع عیسائی کہلاؤں

خـــادم

ایم سی۔ نیوٹن گل۔ کوہ کسولی صدر بازار

کلام اللہ کے منکر روایت اور رسولوں کے پیرو کار

مسیح خداوند نے فریسیون اور فقیہوں سے کہا یسعیاؔ نے تم ریاکارون کے حق میں کیا خوب نبوت کی جیسا لکھا ہے کہ یہ امت ہونٹھوں سے تو میری عزت کرتی مگر انکا دل مجھ سے دور ہے لیکن وہ بے فائدہ میری پرستش کرتے ہیں کیونکہ آدمیوں کے حکمون کی تعلیم دیا کرتے ہیں تم خدا کے حکم کو ترک کرکے آدمیون کی روایت کو قائم رکھتے ہو اوس نے کہا تم اپنی روایت کے ماننے کے لئے خدا کے حکم کو خوب باطل کرتے ہو۔ مرقس ۷ باب +

اگرچہ کلام اللہ بائیبل مجید از ابتدا تا پیدائے وجود قرآن اور این دم پاک کلیسیا میں صحیح سلامت موجود رہے اور ہر ایک ایماندار کلام اللہ کا پیروکار رہا ہے لیکن تاہم پاک کلیسیا میں سے اور باہر سے کئی ایک اشخاص دینداری کی صورت میں ہوکر فریسیون کی طرح اپنی روایت کو کلام اللہ پر ترجیح دیکر بہتون کو گمراہ کرتے رہے ہیں۔ وہ احکام الہی کی تعلیم تو نہیں [illegible] دیتے پر رسولوں کی غفلت کی ثنا خوانی خوب اچھی [illegible] سے کرتے ہیں تاکہ سلسلہ پیری مریدی قایم [illegible] مطلب ٹھگ گدائی پیر مشکل کشا کا بنا رہے سچ ہے۔

نہ پرہیزگار ونہ دانشور ند
ہمیں بس کہ دنیا بدین مے خرند

آج کل بھی کئی ایک اشخاص اکثر انسون اور [illegible] میں اسی حالت میں دیکھ لیجئے سو ہو بہو فریسیوں کی طرح کلام اللہ کے منکر روایت اور رسولون کے پیروکار کہلانے کے حقدار ہیں جو کلام اللہ کی تلاوت اور احکام الہی کی اطاعت کے بجائے روایات احادیث کی بڑی قدر سے پیروی کرتے ہیں

رسولون اور انبیا کی تعداد متقدمین علمائے اسلام نے تو تخمیناً ایک لاکھ چوبیس ہزار بیان کی ہے اور قرآن میں خاتم انبیا محمد صاحب لکھا ہے [illegible] فی زمانہ اہل اسلام میں ہر نئے سورج کوئی نہ کوئی [illegible] رسول مہدی امام الزمان مثیل مسیح حضرت اقدس مرزا غلام احمد کادیانی گوبیوں کے کاہن جی جیسے چون گل نو بہار اگتے رہتے ہیں۔ آخر کار آفتاب [illegible] کی تمازت کی تاب نہ لاکر مرجھا جاتے ہیں کل شئ [illegible] الا وجہہٗ +

جیسا کہ اوائل میں اہل ہنود کے دیوتا لوگ [illegible] ۳۳ تھے آج ۳۳ کروڑ سے کچھ اوپر مانے جاتے ہیں اسی طرح بعض مسلمانون کی کوشش سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر انکی جہالت کی زندگی نے وفا کی تو تھوڑے عرصہ میں اپنے پڑوسی ہندوں کے دیوتاؤں کے برابر اپنے رسولون اور نبیوں کی تعداد پوری کر دکھا دینگے بہشتی تو چون مامن رضا قادیان سے [illegible] ہونے شروع ہوگئے ہیں اگر خدا نے انکی زبان میں گڑبڑی نہ ڈالی تو بہت جلد ہر بہشتی مقبرا تیار ہو [illegible]

تک آپ حاضر ہونگا کیونکہ مجھے نہایت خوف ہے کہ کہیں تم اُس نوکری پر آمادہ نہ ہو جاؤ جسکی بابت تمنے مجھے لکھا تھا۔"

اِس خط کو پڑھکر ہزارہا قسم کے خیالات مانند طوفان کے میرے دل میں اُٹھنے لگے اور سخت حیران ہوئی کہ کیا جواب دوں۔ کیا لکھوں۔ اگر قبول کروں تو کیوں۔ بیاہ تو ایسا معاملہ نہیں کہ آج اس کو قبول کرلوں اور کل اس سے اگر چاہوں تو منکر۔ یہہ تو تمام عمر کے لئے ایک بندھن گویا پابزنجیر ہونا ہے اِس لئے بڑی سنجیدگی اور سوچ سمجھکے ساتھ قبول کرنا چاہتے نہ کہ صرف وسیلہ گذارہ کا خیال کرکے کسی قسم کی خودغرضی سے منظور کرنا۔ اور جو نہ قبول کروں تو پھر کیا کرونگی کیونکہ بے حیلہ بے وسیلہ بے ذریعہ تنہا میرا گذارہ اِس دنیا میں کہ جس میں سوائے دکھ امتحان۔ گناہ اور لوگوں کے طعن و تشنیع سننے کے اور کوئی دوسری بات نہیں ہے کس طرح ہوگا۔ اسی پریشانی میں ان خیالات کو ہٹاکے اور طرف کرکے اپنے دل سے دریافت کیا کہ میں جان کو پیار کرتی ہوں یا نہیں اور کیسا پیار آیا جیسا کہ عورت کو چاہئے اُس شخص سے کرنا جسکو کہ وہ دکھ سکھ مفلسی تونگری بیماری اور تندرستی کے لئے قبول کرنے لگتی ہے یا نہیں؟ اگر میرے والدین میرا بیاہ بچپن کی عمر میں کردیتے تو وہ اور بات تھی مگر جس حالت میں کہ اب میں بالغ ہوں اور اپنا نفع و نقصان خود سوچ سکتی ہوں اور میرے ماں باپ بھی نہیں ہیں تو مجھکو نہایت سوچ سمجھ کے ساتھ ایسے نازک معاملہ میں قدم رکھنا چاہئے نہ کہ اپنی عقل سے بلکہ خدا کی اعانت سے فیصلہ کو پہنچنا چاہئے۔ یہ تو سچ تھا کہ مجھکو جان کیطرف ایک طرح کی

لگی۔ میرے دل میں ایسے خیالات اٹھنے لگے کہ کیا ہوگا اگر میری سکھلاوٹ ناکمل اور میرے عاقبت کے خیال صرف مانند خواب میرا ایمان بے فائدہ اور امید بے بنیاد ٹھہریں۔ غرضکہ ایسے ایسے ہی ہولناک خیالات کہ جنکا بیان کرنا فضول ہے میرے دل میں پیدا ہونے لگے اور شک اور غم کے دریا میں ڈبونے لگے۔

ایسا مجھے معلوم ہوا کہ میں کسی بھاری خواب غفلت سے بیدار ہوئی ہوں مثل اس غافل کی بیداری کے جسمیں پہلی دفعہ سچے مذہب کی تلاش کا شوق پیدا ہوا ہو۔ لیکن مجھ کو ایسی بیداری سے سوائے رنج اور کچھ نہ حاصل ہوا کیونکہ نتیجہ اسکا یہہ ہوا کہ مینے اپنے ایمان اور اعتقاد کو جو اس سے پیشتر سچے ایمان کے موافق تھا کھو دیا۔ بار بار میرے دل میں یہی خیالات اٹھتے تھے کہ کیا میں راستی پر ہوں؟ کیا میرا ایمان درست ہے یا باطل حقیقی یا مجازی؟ اسی پریشان حالت میں میں اپنی کھڑکی میں جا بیٹھی اور باہر کی طرف دیکھنے لگی تو رات بہت صاف تاروں بھری دیکھی اُس وقت بے شمار ستارے اور سیاروں کو دیکھکر میرے دل میں یہہ خیال آیا کہ وہ کون ہے کہ جس نے ان کو بنایا اور کون ہے جو اُن کو اپنی اپنی جگہ پر قایم رکھتا ہے۔ شکر ہے کہ میرا دل اس کی ہستی سے کبھی منحرف نہ ہوا تھا پس جیوں جیوں میں نے اُن چمکتے ہوئے ستاروں پر نگاہ کی تیوں تیوں میرا دل اُس کی عظمت اور کرامت سے بھر تا گیا اور ساتھ ہی ساتھ مجھکو اپنی ناچیزگی اور کم حقیقی ثابت ہوئی گئی کہ میرے حیثیت کیا ہے جو اس کے سامنے دم مار کر کہہ سکوں کہ تو کیا کرتا ہے یا جو کچھ اُس نے اپنی پاک کلام میں لکھا ہے اُسمیں کوئی نقص نکال کر فتوی

دے سکون - بہرکیف اُسکی حکمت اور قدرت ہمارے فہم ناقص سے باہر ہے ہمیں اُس کے ارادون کا کیسا کم علم ہے اور آیندہ کو کون جانسکتا ہے - ہماری عقل اور سمجھ بچہ کے مانند ہے - پس مینے اپنے آپ کو کمزور اور نالائق معلوم کر کے تہ دل سے کہا کہ اے خداوند تعالٰے میں مانند بچہ کے تیرے پاک کلام کو قبول کرتی ہون اور نیز مانند بچہ کے اُس کی سکھاوٹ پر چلوں گی بلکہ جو کچھ سمجھ بھی نہ سکونگی اس کو بھی تیری بات جانکر مانون گی - کیونکہ تو سچا - اور تیرا کلام بھی سچا - تب یہہ آیت مجھے انجیل میں سے یاد آئی جو کہ افرنطیوں کی ۱۳ باب کی ۱۲ آیت میں لکھی ہے کہ "اب ہم آئینہ سے دھندلا سا دیکھتے ہیں - پر اس وقت روبرو دیکھینگے! اِس وقت میرا علم ناقص ہے ذ پر اس وقت میں بالکل جانونگا جس طرح کہ میں سراسر پہچانا گیا" سینکڑون کتابیں دانا سے دانا آدمی لکھیں بھی اور مجھے اِس بات پر قائل کرنا چاہیں کہ بائبل صرف انسان کی تصنیف ہے تو میرے دل نے کہا کہ میں کبھی نہ مانون گی کیونکہ بائبل کے پڑھنے اور مطالعہ سے مجھے اس وقت میں کہ جبکہ دل نہایت پریشان اور فکر میں تھا تسلی اور چین حاصل ہوئی - اُسکو مینے غم میں تسلی دہ اور امتحان وگناہ کیوقت فتح بخش پایا تھا میرے شبہ اور شک سب دور ہوگئے اور مین اس باری تعالٰی کا جس نے مجھے اپنی عجیب رحمت سے ایسی روشنی بخشی تھی شکر کرتی ہوئی سوگئی ؛

دو مہینے بعد اس گفتگو کے جو جان اور میرے درمیان آئی تھی اور جس کے باعث سے میرے ایمان کی ناؤ شک کے دریا میں قریباً ڈوبنے کے تھی میرا باپ گذر گیا اور ہمکو اپنا گھر چھوڑنا تھا کہ جان نے مجکو ایک ماتم پرسی اور ہمدردی کی چٹھی لکھی تھی مینے اس کے جواب میں شکریہ ادا کر کے یہہ لکھا کہ میری چھوٹی بہن کے رہنے کیواسطے تو ایک عمدہ بندوبست ہوگیا ہے اور کہ میرا ارادہ نوکری کرنے کا تھا جس میں اپنا گذارہ آزادگی سے ہو اِس خط کے بعد مجھے جان سے وہ خط آیا تھا جس کا ذکر میں آگے کر چکی ہوں اور جس کے جواب پر میری آیندہ کی خوشی یا غمی منحصر تھی - مینے اسکو کئی مرتبہ پڑھا یہان تک کہ اُسکی عبارت مجھے حفظ ہوگئی - لیکن جواب لکھنے میں مجھے نہایت پریشانی پیدا ہوئی - جان نے اپنی چٹھی شروع کی میری نوکری کرنے پر اُس نے یون لکھا کہ "تم نے ایسی نازنعم میں پرورش پائی ہے کہ نوکری کرنے کے لائق نہیں ہو اور کہ مینے تمہارے آیندہ کے لئے اپنی بلوغت سے دل میں ایک اور تجویز کر رکھی تھی یعنے کہ تیرے ساتھہ شادی کرون اور کئی مدت سے میری زندگی کی یہی آرزو تھی کہ باقی عمر تیرے ساتھہ بسر کروں اور پیشتر اس سے بسبب طالب علم ہونے کے درخواست نہیں کر سکا لیکن اب خود مختار ہو جانے سے اور ایک ورثہ اپنے چچا کی موت کے پانے سے موقعہ مل گیا ہے کہ جس سے میں ایک گھر اور اپنا دل پیش کر سکتا ہوں اس امید سے کہ تم قبول کرو - اگر میرے قلم میں گویائی کی طاقت ہوتی تو اس کاغذ میں اپنی دل کی محبت اور الفت کا اظہار کرتا میرے دل کی آرزو اور خواہش بیان سے باہر ہے - وقت صرف ثابت کر سکیگا جو حال اور زبان میں سے ممکن نہیں وغیرہ" اور ساتھہ ہی اس کے یہہ بھی لکھا کہ "اگر آج شام تک جواب نہ آیا تو ہفتہ کے آخر

کیونکہ آج کل پڑادے کل وار ہیں انمیں انجین بلون میں خاصی عمدہ تیار ہوتی ہیں اِس لئے راج معمار سالون کا کام دنون میں تیار کر دیتے ہیں۔ لیکن سنا گیا ہے کہ خدا نے کسی ڈاکٹر (مرید مرزا صاحب) کی زبان میں گڑبڑی (مخالفت) ڈال دی ہے اِس سبب محکمہ امت میں کچھ گڑبڑی سی آگئی ہے (تو فرد چندہ۔ مصالحہ کم پہنچا ہوگا) ہر چند اِس بہشتی مقبرے کی بنیاد ایک حکیم کی حکمت سے شروع ہوئی تھی لیکن ایک دوسرا حکیم اسکی بیخ کنی میں بزور کوشان ہے مسیح کلمتہ اللہ نے فرمایا جس گھر میں پھوٹ پڑتی ہے وہ ویران ہو جاتا ہے ؛

باوجود آنکہ مسلمانون میں رسولون اور نبیوں کی کوئی کمی نہیں ہے بلکہ ایک لاکھ چوبیس ہزار کی جامعی تعداد موجود ہے تو بھی وہ بڑی چاہت سے نئے رسولون کی جستجو میں ہر چہار سو ایسے سرگردان ہیں کہ جہان کہیں کسی عیار شخص نے رسول مہدی وغیرہ ہونے کا دعوے کیا تو جھٹ ہزارہا بغیر آزمائش قدمبوس ہو کر دست بیچ ہو جاتے ہیں حتیٰ کہ ہر دس سالہ مردم شماری میں کئی ایک نئے فرقے درج دفتر سرکار ہو جاتے ہیں لیکن اِس پر بھی اِن لوگوں کی حالت چون تشنہ آہو در پس سراب پویان دوان نظر آتی ہے افسوس اِن جھوٹے نبیوں اور پیشواؤں پر جو کلام اللہ بائبل مجید کو منسوخ اور نا واجب العمل تبلا کر اپنی جھوٹی روایت کو فریب برہان کے لطیفوں سے رنگین کر کے خلق اللہ کو دام تزویر میں پھنساتے ہیں تاکہ سادہ دلونکی کمائی پر قبضہ کریں ۵

لوبھی گرد لالچی چیلا۔ دونوں نرک میں ٹھیلم ٹھیلا

اے فریب خوردگان سچے نبی اور رسل واجب العزت اس لئے ہیں کہ انہوں نے دیانتداری اور ایمانداری سے اطیعو اللہ کی تعلیم اُس علم سے جو انہیں الہاماً انعام ہوا دی ہے۔ اور انہوں نے اطیعو اللہ کے ساتھ و اطیعو الرسول کی خواستگاری از خلائق نہیں کی بلکہ اپنی عزت اور شان سے دست بردار ہو کر فرمایا "اے مردو تم یہہ کیا کرتے ہو ہم بھی تمہاری طرح حواس رکھتے ہین اور تمہیں انجیل سناتے ہیں تاکہ اِن باطلون سے کنارہ کر کے زندہ خدا کی طرف پھرو جس نے آسمان اور زمین اور جو کچھ اسمیں ہے پیدا کیا اعمال ۱۴/۱۵ و ۳/۱۲-۱۸ اور قرآن مین سورہ حم سجدہ آیت ۵ قل انما انا بشر مثلکم۔ اور یہہ ٹھیک بھی ہے کہ اطاعت الٰہی کے ساتھ اطاعت رسول کا حکم خارج از فرمان اللہ ہے مسیح کلمتہ اللہ نے فرمایا کوئی شخص دو خاوندونکی خدمت نہیں کر سکتا

غرض آنکہ جو شخص بموجب الہام انبیا اپنے چال چلن میں مطیع اللہ ہو وہ مرد صالح ولی اللہ اور مستحق کے درجات کا مستحق ہو کر خلیل اللہ ہوا ایسے شخص کی بزرگی کا راز فقط کلام اللہ کے جاننے اور ماننے ہی میں ہے اور بس ؛

اہل اسلام کے بڑے نبی سات ہیں پہلا لقب آدم صفی اللہ دوئیم نوح نبی اللہ سوئیم ابراہیم خلیل اللہ چہارم موسیٰ کلیم اللہ پنجم داؤد خلیفتہ اللہ ششم عیسیٰ روح اللہ ہفتم محمد الرسول المعاد اُنکے اسماء گرامی کے آخیر علیہ الصلوٰۃ والسلام بولتے ہیں اور اُن کے کلمے پڑھکر اُنکی رسالت کے اقرار کو موجب ثواب تبلاتے ہیں اور موسیٰ اور داؤد اور عیسے اور محمد کی کتابون کے نام بڑی عظمت سے اِس طرح لیتے ہیں تورات شریف زبور شریف انجیل شریف قران شریف اور مانتے ہیں کہ یہہ کتابین منزل من اللہ ہیں اور اظہار کرتے ہیں کہ ہم ایمان لاتے اللہ پر اور اس کے رسولوں اور اُسکی چارون کتابون پر لیکن اُنہیں سے جو کلام اللہ کے منکر روایت اور رسولون کے پیرو کار ہیں یون اُلجھن کرتے ہیں کہ ہم بے شک چارون کتابون پر ایمان تو لاتے ہیں پر ہم مانتے صرف قرآن شریف ہی کو ہیں کیونکہ اللہ تعالےٰ نے زبور شریف نازل کر کے تورات شریف کو منسوخ فرمایا اور انجیل شریف کے نازل ہونے سے زبور شریف منسوخ ہو گئی اور قرآن شریف تنزیل من الرب العالمین اس لئے ہے ۵

کہ تورات انجیل منسوخ کرد

جیسا کہ سعدی صاحب نے فرماید در گلستان ۵

ہر کہ آمد عمارت نو ساخت

رفت منزل بدیگرے پرداخت

وان دگر پخت ہمچنین ہوسے

دین عمارت بسر نبرد کسے +

گویا یکے میرود و دیگرے بجایش قائم شد کی طرح اِن کتابون کا معاملہ ہوا۔ خدا کی پناہ کلام اللہ کی نائخ منسوخی کا کیسا بیہودہ شیطانی خیال ہے علاوہ ازین انکی ایک لچر بیانی یہہ بھی ہے کہ قرآن شریف کا اللہ خود آپ نگہبان ہے کوئی آدمی اور جن اسکو تحریف نہیں کر سکتا لیکن باقی کتب ثلاثہ تحریف ہو چکی ہیں۔ اے نادانوں کیا ایسی طرفداری کی پٹی خدا کو تمنے پڑہائی یا تمنے اپنی جھوٹی روایت سے یہہ عقیدہ گھڑ لیا ہے خوب یاد رکھو جیسا خدا لا تغیر ہے ویسا ہی اُس کا کلام لا تبدیل ہے مسیح کلمتہ اللہ نے فرمایا "آسمان اور زمین مل جائینگے پر میری باتین ہرگز نہ ملینگی میں تورات یا نبیوں کی کتاب منسوخ کرنے کے لئے نہیں آیا پر پوری کرنے کو آیا ہوں اور داؤد نے بھی تورات کو واجب العمل تبلایا دیکھو ۱ سلاطین ۲/۱ اور انجیل میں بوقت عبادت زبور خوانی مقرر کی گئی افسیوں ۵/۱۹ اور قرآن میں لکھا ہے وما اوتی موسیٰ و عیسیٰ وما اوتی النبیون من ربہم لا نفرق بین احد منہم یعنے جو ملا موسیٰ اور عیسے اور نبیوں کو ہم اسمیں فرق نہیں کرتے اور دیکھو سورہ

مائدہ ۵۴ آیت (باقی آیندہ)

راقم جمیل الدین از شکر گڈھ

گلدستۂ اخبار

وزیانگر کے مرحوم مہاراجہ کی ہمشیرہ مہارانی صاحبہ ریوان نے انجمن امداد حیوانات کو ایک لاکھ روپیہ خیرات میں دیا ہے تاکہ اس سے انکی محافظت کا انتظام ہوا کرے۔

جو مظالم ہندوستانیوں پر غیر ممالک کی انگریزی نوآبادیوں میں ہو رہا ہے انپر خیال رکھکر اہل مدراس نے ایک عظیم الشان جلسہ فراہم کرکے یہ قرار دیا ہے کہ نو آبادیوں کا مال تجارت ہندوستان میں خریدا نہ جائے۔

برماہ کی کرن کلیسیاؤں میں سے ایک کلیسیا میں ۱۳ ہزار ممبر ہیں اور انکا سالانہ چندہ ۳۸۲۳۷ روپیہ ہوتا ہے۔ اس رقم میں سے پاسٹروں مشنوں کی تنخواہیں۔ اور تھیولاجیکل سیمنریوں کے طلبا اور پروفیسران کو اخراجات ادا کئے جاتے ہیں۔ علاوہ اس کے وہ اپنی ہوم مشنری سوسائٹی کے لئے ۵۰۰۶ روپیہ فراہم کرتے ہیں۔ اس رقم میں سے صرف مستورات نے ۲۶۰۰ روپیہ چندہ دیا۔ یہی کلیسیا اُن کارندوں کی تنخواہیں بھی دیتی ہے جو کارندے چینیوں کے درمیان کام کرتے ہیں۔ انہوں نے اپنے چرچ فنڈ کو عطیہ دینے کے لئے بھی ایک لاکھ روپیہ جمع کیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر ایک شخص سال میں ۱۴ روپیہ چندہ دیتا ہے۔ ہندوستان میں کوئی ایسی کلیسیا نہیں ہے جو برماہ کی اس کلیسیا کا مقابلہ کر سکے۔ ہر ایک خاندان کی طرف سے قریب ۷ روپیہ ہر سال چندہ دیا جاتا ہے (کرسچن پیٹریٹ)

سندھ کالج کراچی کے انگریز پرنسپل نے لڑکون کی بھری جماعت میں کہا کہ تمام ہندوستانی جھوٹے ہوتے ہیں۔ اس سے کراچی کی پبلک خصوصاً کالج کے طلبا بہت برہم ہو رہے ہیں۔ اور انہوں نے پرنسپل کو نوٹس دیا ہے کہ اپنے الفاظ واپس لے لیں (تہذیب نسواں)

دنیا کے تمام اخبارات میں ۱۰۰ ایں سے ۶۸ انگریزی زبان میں شایع ہوتے ہیں۔

مصر کے مسلمانون نے ۵ لاکھ پونڈ کے سرمایہ سے ایک مصری یونیورشٹی قایم کرنے کی تجویز کی ہے

کلکتہ یونیورشٹی کی کنوکیشن ۲ مارچ کو منعقد ہوگی ہز اکسیلنسی دی چنسلر صدر نشین ہونگے۔

سر جیمس لاٹوش صاحب کی بیشمار ترقیات میں سے ایک یہہ ہے کہ آپ نے حال ہی میں الہ آباد کے سنٹرل کالج میں ایک ہندو بورڈنگ ہوس کا افتتاح کیا ہے۔

پادری ای ایچ ایم ویقر صاحب ولایت سے واپس آکر بنارس میں مقرر ہو گئے ہیں۔

پادری جے این ٹبل صاحب کہتے ہیں کہ نیوزیلنڈ سے میتھوڈسٹ فارن مشنز میں گذشتہ سال ۱۵۷۵ پونڈ ۱۲ شلنگ ۱۱ پنس چندہ دیا گیا۔

اشتہارات

ضرورت

ہولی ٹرنیٹی پیرش اسکول لاہور کے لئے ایک ایسے مسیحی ہیڈ ماسٹر کی ضرورت ہے جو جونیر سرٹفکیٹ یافتہ ہو۔ درخواستیں معہ نقول اسناد ذیل کے پتہ پر آنی چاہئیں

مسز انگلس صاحبہ سی ایم ایس لاہور

نمبر ۲۵۶

دن آگئے جلد منگائیے
ڈاکٹر برمن کی تیار کردہ
قوت کی گولیان

بائیس برس سے تمام ہندوستان میں مشہور ہو رہی ہیں۔ طاقت دینے والی مشہور دوائیں فاسفورس اسکنڈ ڈامینا ملاکر یہ گولیان بنتی ہیں۔ مغز ریڑھ۔ رگ اور خون کو طاقت دینے کا وصف رکھتی ہیں زیادہ محنت جوانی کی خرابی و بے اعتدالی خواہ کسی وجہ سے ہو رقت ہو۔ ان گولیون کے استعمال سے اول ہی روز سے فائدہ ظہور میں آتا ہے۔ بدن میں قوت اور مزاج میں گرمی معلوم ہونے لگتی ہے چہرے پر رونق اور جوانی میں ضعیفی کی سی حالت سے ٹوٹے ہوئے جسم میں دوبارہ جوش لاتی ہے قیمت ہمیں گولیوں کی شیشی دو ہفتہ کی خوراک کا ایک روپیہ ہے محصولڈاک ایک سے چار شیشی تک پانچ آنہ

امتحاناً نمونہ کی گولیان بلاقیمت دی جاتی ہیں

استعمال کے اول ہی روز سے اپنا فائدہ دکھاتی ہیں فوراً امتحان کیجئے اگر آپ بلاقیمت اُن کی آزمائش کرنی چاہیں تو صرف محصول ڈاک کیواسطے دو پیسہ کا ٹکٹ پیڈ لفافہ میں بھیجے اور اسی خط میں دس خواندہ اور رئیسون کے نام و پتہ سے صاف طور سے لکھ بھیجئے لکھنے میں مقام و ڈاک خانہ و ضلع لکھئیگا۔

المشتہر

ڈاکٹر ایس۔ کے برمن نمبر ۵-۶ تارہ چند دت (اسٹریٹ کلکتہ)

نارتھ ویسٹرن ریلوے
اشتہار ۳

مورخہ ۱۰ مارچ ۱۹۰۶ء بروز بدھ وایام مابعد کو احاطہ جنرل شور لاہور میں ناکارہ وغیر مروج اسباب مشتمل پر اشیاء مفصلہ ذیل بذریعہ نیلام فروخت کیا جاویگا اور نیلام ہر روز صبح کے ۱۰ بجے شروع ہوا کریگی ؞

تفصیل اسباب

پرانے لوہے مشتمل بر ٹکڑہ ریل ۔ فش پلیٹ کمانیاں ودیگر اقسام لوہا پرانا مشتمل بر ٹکڑہ ریل وچادری ٹکڑے پیتل پرانا اور ریتیاں کہنہ وپرانی اسپات کی سلیپرز کچھ کم قیمت چاندی کے کٹے ہوئے سکے ؞

تمام لاٹ یعنے ڈھیر خرید کردہ تاریخ خرید سے اندر میعاد ایک ماہ کے اٹھائے جانے چاہئے ورنہ ڈیمرج یعنی ہرجانہ بحساب ۳ پائی فی من یومیہ کے لگایا جاویگا ۔ اور وصول کیا جاویگا ۔

تمام اسباب جو مفصلات کو روانہ کیا جاویگا اس پر کرایہ ریل ریلوے کے اسباب کے نرخ پر لگایا جاویگا اور مالک کی ذمہ داری پر روانہ کیا جاویگا ؞

چیف سٹور کیپرس آفس
لاہور ۲ فروری ۱۹۰۶ء

مخزن مسیحی

یہہ ایک پندرہ روزہ مسیحی پرچہ جو ہر دو اردو اور انگریزی زبانوں میں مسیحی کارندوں کی خاطر شایع ہوتا ہے اس کا مدعا ہے کہ بڑے بڑے مبشران انجیل اور کلیسیائی کارندوں کے قلم سے نکلے ہوئے مضامین کے ذریعہ سے مسیحی کارندوں کی عملی استعانت کرے نیز مختلف مشن سٹیشنوں کی کلیسیائی خبریں اس میں خصوصاً درج ہوتی ہیں ۔ سنڈے سکول اور کرسچن اینڈیور کے کاموں کے متعلق ہر قسم کی ضروری توجہ دیجاتی ہو ۔

شرح چندہ کی حسب ذیل ہے ؞

عوام سے	؏	سالانہ
اگر تنخواہ پچاس روپیہ سے کم ہو	؏	״
״ ״ پچیس روپیہ ״	؏	״
״ ״ پندرہ ״ ״	۱۲	״
״ ״ ادنی ترین نرخ	۱۲	״

نمونہ کا پرچہ درخواست پر روانہ کیا جاتا ہے ۔ درخواستیں ذیل کے پتہ پر ہونی چاہئیں

المشتہر

پادری ای ۔ جی ۔ ہیگا والموڑہ یو ۔ پی صوبجات

پرسبٹیرین بیواؤں وتیامی کا فنڈ

یہہ فنڈ ۱۸۴۳ء میں قایم ہوا ہے ۔ تین سو سے زیادہ اشخاص اس میں شریک ہو چکے ہیں ساٹھ سال کے عرصہ میں اس فنڈ کی طرف سے زیادہ پنشن دیگئی ہے یہہ رقم سے نو ہزار روپیہ زیادہ ہے جو چندہ دہندہ گان سے وصول ہوا ہے اس وقت اس فنڈ میں بیالیس ہزار پانسو روپیہ سے زیادہ خزانہ میں موجود ہے ۔ اس فنڈ کا نرخ کسی اور اس قسم کے فنڈوں سے بہت ارزان ہے ۔ ہند کا ہر ایک مسیحی مرد ہو خواہ عورت اس فنڈ میں شامل ہو سکتا ہی مردوں کو پیرسالی میں مستورات کو بیوہ کی حالت میں اور بچوں کو تباہی میں اس فنڈ سے پنشن ملتی ہے صرف ایک پیسہ کا کارڈ بھیجنے پر پراسپکٹس روانہ کیا جاتا ہے ؞

المشتہر

پادری والٹر جے ۔ کلارک صاحب ایم اے فینینگ ڈائرکٹر نولکھا لاہور

دستور العمل نور افشان

قیمت سالانہ اہل شہر سے اخبار بغیر ضمیمہ ؏ معہ ضمیمہ ؏
قیمت سالانہ معہ محصول ڈاک ״ ؏ ״ ؏
قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی ؞

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سالتمام
کالم کا آٹھواں حصہ	؏	؏	؏
چوتھائی کالم	؏	؏	؏
نصف کالم	؏	؏	؏
پورا کالم	؏	؏	؏
پورا صفحہ	؏	؏	؏

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ۲ ما بعد کے لئے ۱ فی سطر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا ۔

(نوٹ)

نامہ نگار اپنی اپنی تحریروں کے آپ ذمہ دار ہیں ؞

سنڈے سکول سبق

قیمت سالانہ پچاس پرچہ تصویر دار سنڈے سکول بلا محصول ؏
״ ״ ״ ״ ״ معہ محصول ؏
״ ״ آٹھ کاپی سبق سنڈے سکول ؏

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزی میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی کہ یہ سرمہ امراض ذیل کیلئے اکسیر ہے ضعف بصارت تاریکی چشم دہند جالا پڑوال غبار پھولا ابتدائی سرخی ابتدائی موتیا بند پانی جانا۔ خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہو قیمت اس لئے کم رکھی ہے کہ عام وخاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ دو روپے ۔ ممیرے کا سفید سرمہ اعلی قسم فی تولہ مبلغ تین روپیہ ۔ خالص ممیرہ فی ماشہ بیس روپے مصری فی تولہ ۸ خرچ ڈاک بذمہ خریدار ۔ درخواست کیوقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں نقلی وجعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہئے ؛

المشتہر

پروفیسر میاں سنگھ آہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور

ان سے بڑھ کر اور کیا معتبر شہادت ہوسکتی ہے ؟

(۱) میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار میاں سنگھ آہلووالیہ نے ایجاد کیا ہے۔ بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے۔ بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لئے بمنزلہ اکسیر ہے آنکھوں سے پانی کا بہت جانا دھند سوزش ہر قسم جسکو آنکھ آنا کہتے ہیں۔ جلن اور کمزوری نظر ناخنہ باہر اور اندر کی جھلی کا زخم اور ان سے پیپ کا گرنا چونکہ اس سرمہ میں کوئی مضر کیمیاوی شے نہیں اس لئے ہر کسی کے لئے اس کا استعمال مفید ہے مفصلات میں جہاں ڈاکٹروں کا ملنا مشکل ہے وہاں ایسی مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہئے۔ اس لئے میں بلا شک وشبہ شہادت دیتا ہوں کہ مذکورہ بالا امراض کے لئے ممیرے کا سرمہ ضروری مفید ہے۔

راقم ڈاکٹر ایم۔ بی۔ سانگلی۔ صاحب بہادر ایم ڈی۔ ایس۔ سند یافتہ یونیورسٹی۔ ایڈنبرگ (انگلینڈ) امرتسر ؛

(۲) میں نے اور میرے بہت سے متعلقین نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میاں سنگھ آہلووالیہ نے تیار کیا ہے استعمال کیا۔ نہایت ہی مفید پایا۔ آنکھوں کی بیماریوں کے لئے اکسیر کا حکم رکھتا ہے آنکھوں کو تر و تازہ رکھتا ہے اور بینائی کو طاقت بخشتا ہے درحقیقت یہ سرمہ بینائی کو قائم رکھنے کے لئے نہایت ہی مفید اور زود اثر ہے آجتک کبھی کوئی دوا اس سرمہ سے بہتر فائدہ بخش نہیں دیکھی ؛

راقم آنریبل نواب محمد حیات خان خان بہادر۔ یو۔ سی۔ ایس سابق ڈویژنل سشن جج قسمت جالندھر ممبر کونسل گورنر جنرل ہند ؛

(۳) جناب سردار صاحب تسلیم ۔ میں نے آپکا ممیرے کا سرمہ استعمال کیا میں تصدیق کرتا ہوں کہ بیشک یہ سرمہ کمزوری چشم کے لئے بہت مفید ہو میری آنکھیں بالکل کمزور تھیں لگاتار ایک پہر کام کرنے سے معذور ہوجاتا تھا اب میری یہ کیفیت ہو کہ صرف چار روز کے استعمال سے تین تین پہر بلکہ تمام دن اچھی طرح کام کرسکتا ہوں +

راقم میاں خورشید محمد خان خلف نواب لیفٹیننٹ محمد خانصاحب بہادر رئیس اعظم بہاولپور

(۴) مکرم بندہ تسلیم۔ میں آپ کے قابل قدر ممیرے کے سرمہ کو عرصہ پانچ سال سے استعمال کرتا ہوں حقیقت میں جیسا آپ نے اشتہار میں لکھا ہے اس سے بھی کئی درجہ بہتر ہے میں نے چشمہ کا لگانا بالکل چھوڑ دیا۔ اور اب بغیر چشمہ کے بخوبی لکھ پڑھ سکتا ہوں۔ راقم رادھا کشن گورنمنٹ پنشنر بمقام دہلی محلہ چوڑی گران +

(۵) میں نے ممیرے کا سرمہ جو سردار میاں سنگھ نے تیار کیا ہے ان مریضوں پر کہ جنکی آنکھیں بہت کمزور اور بیمار تھیں استعمال کرکے دیکھا مفید پایا۔ میری رائے میں خاصکر ان مریضوں کیواسطے جن کی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہے اور دہند اور غبار کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت ہی مفید ہے ؛

راقم ڈاکٹر برج لعل گھوس رائے بہادر ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔ حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند ؛

پانچہزار روپیہ کا انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب پچیس ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کردے تو اس کو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جائیگا۔ جو لاہور کے پنجاب بینک میں اسی مطلب کے لئے ۲ مارچ ۱۹۰۸ء سے جمع کیا گیا ہے ؛

پادری ایچ گولکناتھ صاحب بی۔ اے ایڈیٹر و منیجر نور افشان ساکن پہلور کیواسطے لودیانہ مشن سٹیم پرس میں زیر اہتمام وائیلی برادرس کے چھپا